۹۔ خوب صورت بلا

آغا حشر کاشمیری

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
عداوت	دشمنی، کینہ، بغض	قیل و قال	بحث مباحثہ، تکرار
دست بستہ	ہاتھ باندھے، مودّب	جلال	رعب و دبدبہ
ہمدم	ساتھی، دوست	عروج مانند	بلندی کی نشانی
محافظ	حفاظت کرنے والا	سپہر	آسمان
چاکر	نوکر، غلام	دربان	دروازے پر پہرہ دینے والا
مگس راں	مکھیاں اڑانے والا، پنکھا جھلنے والا	ثنا خواں	تعریف۔بیان کرنے والا
خدّام	خادم کی جمع	بلائے ناگہانی	اچانک نازل ہونے والی مصیبت
ہیچ	بے حیثیت، حقیر	اژدر	اژدہا، بہت بڑا سانپ
طینت	فطرت، پختہ عادت	عصمت	پاکیزگی

مشق

سوال نمبر۱۔ ڈرامے کی تعریف کریں اور آغا حشر کاشمیری کے چند دیگر ڈراموں کے نام لکھیں۔

جواب: "آفتابِ محبت" "مریدِ شک" رستم و سہراب، یہودی کی لڑکی، خوابِ ہستی، نیک پروین

سوال نمبر۲۔ بدی نے اپنی تعریف میں جو کچھ کہا اسے اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

جواب: دنیا کی قسمت میرے داہنے ہاتھ میں ہے اور اِس کی کنجی میرے بائیں ہاتھ میں ہے۔ تُم جو بہشت کی اُمید میں دنیا کو دوزخ بنائے ہوئے ہو، میری طرف آو اور میرا دروازہ کھٹکھٹاو۔

میری سخاوت کے بادل موتی برسائیں گے اور تمہارے دامن کو بھی مالا مال کردیں گے۔

جواب: آغا حشر کاشمیری کے ڈرامے "خوب صورت بلا" میں بدی اپنی تعریف کرتے ہوئے نیکی کو کہتی ہے کہ میں پورے جہاں کی روشنی ہوں، اور دنیا کے تمام انسانوں کی قسمت میرے دائیں ہاتھ میں ہے اور اس کی کنجی میرے بائیں ہاتھ میں ہے۔ میں بہت سخی ہوں جو میری طرف آتا ہے۔ اُن پر میں دنیا کی تمام خوشیاں نچھاور کرتی ہوں۔ اس دنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو مجھے چاہتے ہیں اور جو میرے عاشق ہیں ۔ وہ دنیا میں مزے کر رہے ہیں۔

سوال نمبر۳۔ شمسہ نے توفیق سے کیا مطالبہ کیا؟

جواب: شمسہ نے توفیق سے مطالبہ کیا کہ سہیل کو ہمارے حوالے کر۔ تاج کا تابعدار ہو، ورنہ خوفناک انجام کی پیشوائی کے لیے تیار ہو۔

سوال نمبر۴۔ مقفی نثر کسے کہتے ہیں۔ اس سبق میں سے مقفی نثر کی کم از کم پانچ مثالیں لکھیں۔

جواب: مقفی نثر اس کو کہتے ہین جس مین مصنف جگہ جگہ قافیعں کا استعمال کرتا ہے۔

مقفّی نثر کی مثالیں: (۱) بدی : نیکی ! لڑائی چھوڑ۔ نیکی:بدی ! بُرائی چھوڑ۔

(۲) دنیا عاشقوں کا بازار ہے، اس میں کوئی خریدار ہے ، کوئی میرا طلب گار ہے۔

(۳) بس کار قیل و قال، اب دیکھ میرے عاشقوں کا حال۔

سوال نمبر۵۔ توفیق نے عورت کی تعریف کِن جملوں میں کی ہے؟

جواب: عورت وہ ہے جس میں رحم ہو، شرم ہو، سچائی ہو، باوفائی ہو، پارسائی ہو، جس نے فرشتوں کی طینت اور حور کی عصمت پائی ہو۔ عورت کائنات کا سب سے حسین تحفہ ہے عورت کی وجہ سے دنیا میں رنگ قائم ہے عورت ہے۔

سوال بمبر۶۔ معانی تحریر کریں۔

سرکش، عداوت، قیل و قال، چھتر، پابہ زنجیر، طینت، اژدر، جُنبش، چرخ، سحاب، تبر۔

جواب:

الفاظ	معنی
سرکش	باغی، نافرمان
قیل و قال	بحث و مباحثہ۔ تکرار
عداوت	دشمنی، کینہ ،بغض

چھتر	بڑا چھاتا
پابہ زنجیر	پاؤں میں زنجیر
طینت	طبیعت، فطرت
اژدر	اژدہا، بہت بڑا سانپ
جنبش	حرکت
چرخ	آسمان
سحاب	بادل
تبر	کلہاڑی

سوال نمبر۷۔ توفیق کے کردار کے بارے میں چند سطریں لکھیں۔

جواب: توفیق ایک ایماندار اور سچا انسان ہے ۔ وہ ہمیشہ ثابت قدمی سے کام لیتا ہے وہ جانتا ہے کہ آخرت میں فتح حق ضرور ملےگی وہ سختیاں برداشت کرتا ہے لیکن کبھی ظالم کے آگے سر نہیں جھکاتا اس لیے وہ ہر حال میں ڈٹ کر کھڑا رہتا ہے۔

سوال نمبر۸۔ "شیر لوہے کے جال میں ہے" یہاں شیر بہادر آدمی کے لیے استعارہ ہے۔ استعارے کی تعریف کریں اور مثالیں دیں۔

جواب: استعارہ کی تعریف: استعارہ کا لفظی معنی ہے ادھار لینا۔ جب کوئی لفظ اپنے حقیقی معنوں کی بجائے مجازی معنوں میں استعمال ہو اور مجازی اور حقیقی معنوں میں تشبیہ کا تعلق پایا جائے تو اس کو استعارہ کہتے ہیں مثلاً

(۱) ماں نے اپنے لعل کع پکارا۔ (۲) تم بڑے رستم آئے ہو۔

ان جملوں میں "لعل" اور "رُستم" استعارہ ہے۔ "لعل"یوں تو قیمتی موتی کو کہتے ہیں مگر ماں نےپیارو محبت سے اپنے بیٹے کو "لعل" کہا۔ رُستم پرانے زمانے کے ایک پہلوان کا نام ہے ۔ یہاں بہادری کے لیے "رُستم" کا لفظ استعمال کیا ہے۔

سوال نمبر۹۔ اپنے معاشرے اور ماحول کے حوالے سے قتلو کے کردار کا تنقیدی جائزہ پیش کریں۔

جواب: قتلو شمسہ کا نوکر ہے۔ آغا حشر کاشمیری کے ڈرامے " خوب صورت بلا" میں قتلو برائی، خوشامد اور اپنے مالک سے غداری اور نمک حرامی کی علامت ہے۔ اپنی کارکردگی دکھانے کے لیے اور شمسہ کی نظر میں زیادہ اعتبار پانے کے لیے حربہ استعمال کرتا ہے۔ پہلے وہ سہیل شہزادے کا وفادار ہوتا ہے اور جب شمسہ تخت و تاج پر قبضہ کر لیتی ہے تو اپنے مالک سے غداری کر کے شمسہ کا وفادار بن جاتا ہے ۔ اس طرح کا کردار پرلے درجے کا لالچی اور خود غرض ہوتا ہے ۔ جو ہر وقت صرف اور صرف اپنے فادے اور مفاد کے لیے سوچتے ہیں ایسے لوگ معاشرے کے لیے ناسور ہوتے ہیں۔

سوال نمبر۱۰۔ جب کسی جملے میں دو افعال اکٹھے استعمال ہوں ۔ ان مین ہر دوسرا فعل امدادی فعل کہلاتا ہے۔

امدادی فعل کے استعمال سے جملہ موثر اور واضح ہو جاتا ہے۔ جیسے: آجانا، کھا لیا، دے دیا، مار ڈالا، سو گیا وغیرہ۔ کوئی سے پانچ جملے لکھ کر ان میں فعل کی نشان دہی کریں۔

جواب: ۱) ثناء نے سیب کھا لیا۔

۲) آج میں بہت جلدی سو گیا۔

۳) سلیم کرکٹ کھیلتے ہوئے گِر گیا۔

۴) حسیب خان نے کتاب اپنے دوست کو دے دیا۔

۵) نعمان درد سے بلبلا اُٹھا۔

٦) عالیہ نے سانپ مار ڈالا۔

۷) علی کل آگیا تھا۔

درج بالا جملوں میں کھا لیا، سو گیا، گِر پڑا، دے دیا، بلبلا اُٹھا، مار ڈالا، آگیا، امدادی فعل ہیں۔

سرگرمی:

اساتذۃ طلبہ سے ڈرامے کے مکالموں کی درست تلفظ کے ساتھ بلند خوانی کروائیں۔

ہدایت برائے اساتذہ:

طلبہ کو استعارے کی تعریف مع ارکان ، مثالوں کے ذریعے بتائی جائے۔